کیا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما مرتبہ صحابیت پر فائز تھے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:JTL-2358 تاریخ:28-06-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرتبہ صحابیت پر فائز تھے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ریحانۃ الرسول، سبط اکبر، امامِ ہُمام، حضرت سیّدنا حسن مجتبیٰ اور شہزادہ گلگوں قبا، امام عالی مقام، سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں ہی بالیقین صحابی تھے، ان حضرات کا منصبِ صحابیت پر فائز ہونا مختلف اور متعدد وجوہ سے ثابت ہے۔

(اولاً): اجلہ مستند ائمہ کرام نے ان امامین کریمین کے صحابی ہونے کی مختلف مواقع پر متنوع الفاظ مثلاً: ”لہ صحبۃ، قد صبحہ“ کے ساتھ صراحت فرمائی ہے۔

*اسی طرح صحابہ کرام کے احوال و آثار پر لکھی جانے والی کتب، مثلاً: اسد الغابہ، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، معجم الصحابہ للبغوی، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، ان کے علاوہ دیگر کتب مثلاً: الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم، سیر اعلام النبلاء میں ان حضرات کو صحابی کے طور پر شمار کر کے ان کے احوال کو کہیں مختصراً اور کہیں شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

فتاوی رضویہ شریف کے ایک رسالے ”اعتقاد الاحباب“ میں صراحت کے ساتھ ان حضرات کو صحابی کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

*اسی طرح جن احادیث کو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کریم سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، اس کے لطائف میں محدثین نے اس کی صراحت کی ہے، اس کے رجال میں دو صحابی (یعنی سیدنا علی المرتضی اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما) شامل ہیں۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی ہونے کے حوالے سے ابو الفضل احمد بن علی المعروف بابن حجر عسقلانی متوفی (852) ہجری "تقریب التہذیب" میں لکھتے ہیں: "الحسن ابن علی ابن أبی طالب الهاشمی سبط رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وریحانته **وقد صحبه وحفظ عنه** مات شهيدا بالسم" ترجمہ: حضرت حسن بن علی بن ابو طالب ہاشمی، نبی کریم صَلَّى اللهُ تعالی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نواسے اور آپ کے پھول تھے۔ انہوں نے رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تعالی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صحبت پائی، آپ سے احادیث محفوظ کیں، زہر دیے جانے کے باعث شہید ہوئے۔

(تقریب التہذیب، صفحہ 162، دار الرشید، سوریا)

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کے صحابی ہونے کے حوالے سے ابو محمد عبد الرحمن بن محمد الرازی متوفی (327) ہجری "الجرح و التعدیل" میں لکھتے ہیں: "الحسين بن علی بن أبی طالب أبو عبد الله رضی الله تعالى عنه له صحبة روى عنه ابنه علی بن الحسين وابنته فاطمة بنت الحسين" ترجمہ: ابو عبد اللہ حسین بن علی منصب صحابیت پر فائز ہیں، آپ سے آپ کے بیٹے علی بن حسین اور بیٹی فاطمہ بنت حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا۔

(الجرح والتعدیل، جلد 3، صفحہ 55، حیدر آباد دکن)

مجدد اعظم امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "**ان کے بعد اصحابِ سید المرسلین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم **ہیں، اور انہیں میں** حضرت بتول، جگر پارہ رسول، خاتونِ جہاں، بانوے جہاں، سیدۃ النساء فاطمہ زہرا اور اس دو جہاں کی آقا زادی کے دونوں شہزادے، عرش کی آنکھ کے دونوں تارے، چرخِ سیادت کے مہ پارے، باغِ تطہیر کے پیارے پھول،

دونوں قرۃ العین رسول، امامین کریمین، سعیدین شہیدین تقیین نقیین **نیرین طاہرین ابو محمد حسن و ابوعبداللہ حسین،** اور تمام مادرانِ اُمت، بانوانِ رسالت علی المصطفی وعلیھم کلھم الصلوۃ والتحیۃ **داخل۔۔۔** الخ"
(فتاوی رضویہ، جلد29، صفحہ355، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بخاری شریف کی حدیث مبارک ہے: "حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني علي بن حسين **أن حسين بن علي أخبره أن علي بن أبي طالب** أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقال ألا تصليان۔۔۔الخ"

مذکورہ بالا سند کے فوائد بیان کرتے ہوئے شارحِ حدیث بدرالدین محمود بن احمد بن موسیٰ عینی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 855ھ) **فرماتے ہیں:** "وفيه: رواية التابعي عن الصحابي، **ورواية الصحابي عن الصحابي**" **ترجمہ: اس حدیث کی سند میں تابعی (علی بن حسین) نے صحابی (حسین بن علی) سے اور صحابی (حسین بن علی) نے مزید ایک اور صحابی (سیدنا علی المرتضی) سے روایت کیا ہے۔**
(عمدۃ القاری، جلد7، صفحہ174، مطبوعہ داراحیاء التراث، بیروت)

(ثانیاً): امام بخاری نے صحیح بخاری میں "کتاب اصحاب النبی" کے نام سے مختلف صحابہ کرام کے مناقب و فضائل کو جمع کیا ہے، اس میں حضرات سیدنا امام عالی مقام اور آپ کے برادر اکبر سبط رسول جناب حسن رضی اللہ تعالیٰ عنھما دونوں کے مناقب کے لئے مستقل باب قائم کیا ہے "باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنھما" یہی چیز دیگر کئی محدثین کرام سے بھی ثابت ہے۔

(ثالثاً): محدثین کی ایک جماعت نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ کسی بھی راوی سے روایت مقبول ہونے کے لیے اس کا بالغ ہونا ضروری ہے، ان کے اس مؤقف کا رد کرتے ہوئے جمہور محدثین کی طرف سے یہ چیز ذکر کی گئی ہے کہ اگر یہ مؤقف درست تسلیم کر لیا جائے، تو پھر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت کرنا بھی درست نہیں ہو گا، حالانکہ ائمہ کرام کا اس پر اجماع ہے کہ صغار صحابہ کرام مثلاً: حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما اور دیگر سے حدیث روایت کرنا درست ہے۔

شمس الدین سخاوی متوفی (902)ہجری" فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث "میں لکھتے ہیں:

"(ورد) علی القائلین بعدم قبول الصبي بإجماع الأئمة **علی قبول حدیث جماعة من صغار الصحابة مما تحملوه في حال الصغر (کالسبطین)، وهما الحسن والحسین** ابنا ابنته صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة الزهراء، والعبادلة: ابن جعفر بن أبي طالب، وابن الزبیر، وابن عباس "ترجمہ: جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ بچے کی روایت کو قبول نہیں کیا جائے گا، ان کا اس طور پر رد کیا گیا ہے کہ ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ صغار صحابہ کرام کی جماعت، مثلاً: حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے ہیں، حضرات عبادلہ یعنی عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ جنہوں نے اپنے بچپن کی حالت میں حدیث مبارک کی سماعت کی تھی، ان سے حدیث مبارک روایت کرنا جائز ہے۔ **(فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث، جلد2، صفحہ140، مکتبۃ السنۃ، مصر)**

(رابعاً): کئی محدثین کرام نے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مرتبہ صحابیت پر فائز ہونے کے حوالے سے اتفاق و اجماع تک نقل کیا ہے۔ اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ کسی شخص کے مرتبہ صحابیت پر فائز ہونے کے حوالے سے متعلقہ شخص کی مطلوبہ عمر کے حوالے سے محدثین کے تین اقوال ہیں:

(الف): اس شخص کا بالغ ہونا شرط ہے۔

(ب): اس شخص کا صبی ممیز ہونا بھی کافی ہے۔

(ج): سن تمیز تک پہنچنا بھی ضروری نہیں، بلکہ صبی غیر ممیز بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت سے مشرف ہوا، تو اس کے لیے بھی مرتبہ صحابیت ثابت ہو گا۔

جمہور محدثین کرام نے پہلے قول یعنی بلوغت کی شرط کو رد کرتے ہوئے اس چیز کو ذکر کیا ہے کہ اگر یہ قید تسلیم کر لی جائے، تو پھر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما **دائرہ صحابیت سے باہر ہو**

جائیں گے، حالانکہ آپ کا اس منصب پر فائز ہونا اتفاقی مسئلہ ہے۔ شیخ برہان الدین ابناسی متوفی (802ھ)

نے" الشذ الفیاح من علوم ابن الصلاح "میں لکھتے ہیں:" والصحيح أن البلوغ ليس شرطا في حد الصحابي وإلا لخرج بذلك من أجمع العلماء على عدهم في الصحابة كعبد الله بن الزبير والحسن والحسين رضي الله عنهم "ترجمہ: صحیح قول کے مطابق صحابی کی تعریف میں بالغ ہونا شرط نہیں ہے، (اگر یہ قید معتبر ہو تو) حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ صحابیت کی تعریف سے خارج ہو جائیں گے، حالانکہ ان کو صحابہ کرام میں شمار کرنے پر علما کا اجماع ہے۔

(الشذ الفیاح من علوم ابن الصلاح، جلد 1، صفحہ 490، مکتبۃ الرشد، ریاض)

یہی مفہوم ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن حسین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی: (806ھ) نے بھی اپنی کتاب" التقیید و الایضاح شرح مقدمہ ابن الصلاح " صفحہ 295 میں ذکر کیا ہے۔

صحابی کی تعریف میں ذکر کیے گئے مذکورہ بالا تین اقوال میں سے پہلا تو بالاتفاق مرجوح ہے، بقیہ دونوں کی روشنی میں دیکھا جائے، تو بھی حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر صحابی کی تعریف صادق آتی ہے کہ مشہور قول کے مطابق سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ 15 رمضان المبارک 3 ہجری کو اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ 5 شعبان 4 ہجری کو اس دنیا میں تشریف لائے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے وقت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر سات سال سے زیادہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چھ سال سے زیادہ تھی، اور اس عمر کا بچہ بالیقین ممیز ہوتا ہے۔

"الاکمال فی اسماء الرجال" میں سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے ہے:" ولد في النصف من شهر رمضان سنة ثلاث من الهجرة، وهو أصح ما قيل في ولادته" ترجمہ: آپ کی ولادت نصف رمضان سن 3 ہجری کو ہوئی۔ آپ کی ولادت کے حوالے سے جو مختلف اقوال ہیں، ان میں سے یہ سب سے صحیح ہے۔ **(لمعات التنقیح، جلد 10، صفحہ 62، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

اسی میں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے ہے: "ولد لخمس خلون من شھر شعبان سنة اربع "ترجمہ: آپ کی ولادت مطہرہ 5 شعبان 4 ہجری کو ہوئی تھی۔

(لمعات التنقیح، جلد10، صفحہ62، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اسی حوالے سے "مرآۃ المناجیح" میں ہے: "امام حسین کا نام شریف حسین ابن علی ابن ابی طالب ابن عبد المطلب ہے، کنیت ابو عبد اللہ ہے، پانچ شعبان ۴ھ کو پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن دس محرم ۶۱ھ کو کربلا میں شہید ہوئے۔" **(مرأۃ المناجیح، جلد8، صفحہ387، قادری پبلشرز، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

02محرم الحرام1447ھ/28جون2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulíftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے